ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:7)

اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کا کردار

(مع دیگر دلچسپ سوال و جواب)

- امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مثالی شخصیت
- لقطہ مالک تک کیسے پہنچایا جائے؟
- کیا مسلمان جنّات جنّت میں جائیں گے؟
- جانوروں کی کھال پر لکھنے کی تاثیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلّغین کے ذَرِیعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم وحکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ **"ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

پیشِ نظر رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۲۹ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ / 24 ستمبر 2014ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کا کردار

(مع دیگر دلچسپ سُوال وجواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مثالی شخصیت

عرض: آپ کی مثالی شخصیت (Ideal) کون ہیں؟

مدینہ

1 ...... مُسْنَدِ اَبو یَعْلٰی، ج۳، ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ارشاد: میری مثالی شخصیت (Ideal) سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین وملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ نُزولِ خیر وبرکت حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ **امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ہیں۔ ہر ایک کو چاہیے کہ وہ کسی نہ کسی اللہ والے کو ضرور اپنا آئیڈیل بنالے تاکہ اُس کی اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے شریعت وسنّت کے مطابق زندگی گزار کر آخرت میں نجات پاسکے۔

بزرگوں کے اِرشاد: "یَکْ دَرْگِیْر مُحْکَم گِیْر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" کے مطابِق میں نے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا دروازہ مضبوطی سے پکڑ لیا ہے۔ میں نے کسی کی سنی سنائی باتوں میں آکر، آنکھیں بند کرکے یہ جذباتی فیصلہ نہیں کیا بلکہ میں نے خوب سوچ سمجھ کر، انہیں پڑھ کر ان کا دامن مضبوطی سے پکڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچائے گا اور یہی شمعِ بزمِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سچّا عاشق جنّت میں میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس دِلائے گا۔

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
یہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے (حدائقِ بخشش)

بیرونِ ملک اسفار

عرض: آپ پاکستان سے باہر کون کونسے ممالک میں تشریف لے گئے ہیں؟

ارشاد: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی بارہا حاضِری نصیب ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ عراق شریف، متّحِدہ عرب اَمارات، سیلون (سری لنکا)، ہندوستان اور جنوبی افریقہ کا سفر کیا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تأثرات

عرض: دوسرے ممالک میں جا کر آپ نے وہاں کے لوگوں کو کیسا پایا؟ نیز برّ صغیر پاک و ہِند کے مسلمانوں کے بارے میں آپ کے کیا تأثرات قائم ہوئے ہیں؟

ارشاد: میں نے پاکستان اور ہند کے مسلمانوں میں اِسلام کا سب سے زیادہ جذبہ پایا ہے۔ عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پاک و ہِند کے مسلمانوں سے تو شاید ہی کوئی بڑھ سکے۔ میری ناقص معلومات کے مطابق سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مزارِ فائِضُ الانوار میں پاک و ہند کی طرف قدم شریف کئے ہوئے ہیں گویا ہم سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدمین شریفین کی سیدھ میں

ہیں۔میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدِّدِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کرتے ہیں:؎

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا مُنہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا　(حدائقِ بخشش)

اور غالباً باب الکعبہ کا رُخ بھی پاک و ہند کی طرف ہے۔ان دونوں مقدّس جِہات (سمتوں) میں اگرچہ دِیگر ممالک بھی ہیں مگر پاک و ہند کے مسلمانوں پر فَیضان زیادہ نظر آرہا ہے۔

اصلاحِ اُمّت کیلئے لائحۂ عمل

عرض: عالَمِ اسلام میں مسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے تو ان کی اِصلاح کے لیے آپ کے پاس کیا لائحۂ عمل ہے؟

ارشاد: تبلیغِ قرآن و سنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اور اس کا مَدَنی کام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔دعوتِ اسلامی کے معرضِ وُجُود میں آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ دُنیا بھر کے مسلمانوں کو جو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے دربار سے دُور اور حُبِّ دُنیا کے نشے سے چُور ہیں ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب کیا جائے، حُبِّ دُنیا کا نشہ اُتار کر ان کو عشقِ رسول کا جام پلایا جائے،

بے نمازوں کو نمازی اور فیشن پرستوں کو سنّتوں کا عادی بنایا جائے، لندن و پیرس کے سپنے دیکھنے والوں کو مدینے کا دیوانہ بنایا جائے۔ اگر دُنیا بھر کے مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَمن و آشتی کی منزِل خود آگے بڑھ کر ان کو گلے لگا لے اور ان پر ہر گھڑی رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایسی برکھا برسے کہ سارے گناہ دُھل جائیں، نیکیوں کا رنگ چڑھ جائے اور ہر سو سُنَّتوں کے پرچم لہرانے لگیں۔

قُوَّتِ عشق سے ہر پَست کو بالا کر دے
دَہر میں اسمِ مُحمّد سے اُجالا کر دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بابُ المدینہ (کراچی) سے ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء کے اوائل میں اُٹھنے والی مَدَنی تحریک، "دعوتِ اسلامی" دیکھتے ہی دیکھتے مختصر سے عرصے میں بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، خیبر پختونخواہ، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ عرض) دُنیا کے کم و بیش دو سو ممالک میں اس کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر سنّتوں بھرے ہفتہ وار اِجتماعات ہو رہے ہیں اور سنّتوں کی تربیّت کے

مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے بے شُمار مبلغین اِس مقدّس جذبے **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے تحت اِصلاحِ اُمت کے کاموں میں مصروف ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو (وسائلِ بخشش)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت دعوتِ اسلامی 92 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت کررہی ہے مثلاً مساجد کی تعمیرات کے لیے **خُدّامُ المساجِد**، حفظ و ناظرہ کی تعلیم کے لیے **مدرسۃ المدینہ**، بالِغان کی تعلیمِ قرآن کے لیے **مدرسۃُ المدینہ برائے بالِغان**، دینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ مُرَوَّجہ تعلیم کے لیے **دارالمدینہ**، شرعی رہنمائی کے لیے **دارُ الاِفتاء اہلسنّت**، علماء کی تیّاری کے لیے **جامعۃُ المدینہ**، تربیتِ اِفتاء کے لیے **تخصص فی الفقہ** اور اُمّت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لیے **مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ**، تحریراً پیغامِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فراہمی کے لیے **مجلس المدینۃ العلمیہ**، سُنّی مصنّفین کی تصانیف و تالیفات کو شرعی اَغلاط سے محفوظ رکھنے کے لیے **مجلسِ تفتیشِ**

کتب و رَسائل، روحانی علاج اور دُنیا بھر سے آنے والے ماہانہ ہزاروں مکتوبات و میلز (Mails) کے جوابات کے لیے **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ**، مَدَنی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے **مَدَنی چینل**، اسلامی بہنوں کے لیے ان کے **ہفتہ وار اجتماعات** و دیگر مَدَنی کام، مسلمانوں میں عمل کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے سُوالات کی صورت میں **مَدَنی انعامات** اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دُنیا کے کئی ممالک میں **مَدَنی قافلوں** اور ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماعات** کا مَدَنی جال بچھایا جاچُکا ہے۔ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طَلَبہ، گونگے بہرے، نابینا اِسلامی بھائیوں اور جیلوں میں قیدیوں کی اِصلاح کے لیے بھی مجالس قائم کی جاچکی ہیں اور پھر ان تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر نظر رکھنے اور دُنیا بھر میں سارے مَدَنی نظام کو اَحسَن طریقے سے چلانے کے لیے **مرکزی مجلسِ شُوریٰ** قائم کردی گئی ہے۔ ؎

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم　　سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اِس پہ فدا ہو بچّہ بچّہ　　یااللہ! میری جھولی بھر دے

کیا مسلمان جِنّات جنّت میں جائیں گے؟

عرض: کیا مسلمان جِنّات جنَّت میں جائیں گے؟

ارشاد: مسلمان جِنّات جنت میں جائیں گے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ شارِحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "صحیح اور راجح یہ ہے کہ یہ اَعْراف میں رہیں گے ۔ جنّت حضرت آدم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی جاگیر ہے صرف ان کی اولاد کو ملے گی۔" (1)

کافر جنّات کہاں جائیں گے؟

عرض: کافر جنّات کا کیا بنے گا؟

ارشاد: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے تو جس طرح اِنسان بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہو کر اپنے کیے کا حساب دیں گے ایسے ہی جنات کو بھی اپنے کیے دھرے کا حساب دینے کے لیے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر کیا جائے گا چُنانچہ پارہ 23 سورۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 158 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور بے شک جِنوں کو معلوم ہے کہ وہ ضرور حاضر لائے جائیں گے۔

مدینہ

1 ...... نُزہۃُ القاری، ج ۴، ص ۳۵۱، فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور

اس آیتِ مبارکہ کے تحت شارحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنّوں کا حساب ہو گا، اسے لازم ہے کہ ان کو ان کے اعمالِ حَسَنہ (نیک کاموں) پر ثواب ملے گا اور بُرے اعمال کی سزا ملے گی۔ (1)

معلوم ہوا کہ قیامت کے دن جنات کا حساب و کتاب ہو گا اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا و سزا بھی دی جائے گی۔ جو کافر ہوں گے انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا چنانچہ پارہ 29 سُورَۃُ الْجِنّ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور رہے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت حضرتِ سَیِّدُنا امام ناصِرُالدِّین عبد اللہ بن عُمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کافر انسانوں کی طرح کافر جنّات بھی (جہنم کی آگ میں) جلائے جائیں گے۔ (2)

حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین محمود بن احمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ

مدینہ

1 ...... نُزہۃُ القاری، ج ۴، ص ۳۵۱

2 ...... تفسیرِ بیضاوی، ج ۵، ص ۳۹۹، دار الفکر بیروت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے جِنّات کی جزا و سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! ان کے لیے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہے۔“ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آخرت میں کافر جِنّوں کو عذاب دیا جائے گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اِرشاد ہے: ﴿اَلنَّارُ مَثْوٰىكُمْ﴾[1] ترجمۂ کنزُالایمان: آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔[2]

بزرگوں کی نشست گاہ پر بیٹھنا

عرض: بُزرگوں کی نِشَست گاہ پر بیٹھنا کیسا ہے؟

ارشاد: بُزرگوں کی نِشَست گاہ پر بیٹھنا بے اَدَبی ہے۔ یاد رکھیے! بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا اَدَب بہت بڑی سعادت اور بے اَدَبی زبردست آفت ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن مرشِد کے آداب ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: اس کی غَیبت (عدم موجودگی) میں اس کی جگہ بیٹھنا منع ہے۔ اس کے کپڑوں کی تعظیم فرض ہے۔ اس کے بچھونے کی تعظیم فرض ہے۔ اس کی چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے۔[3]

مــــــــــــــــــــدینہ

1 ...... پ۸، الانعام: ۱۲۸

2 ...... عُمدۃُ القاری، ج۱۰، ص ۶۴۵، دار الفکر بیروت

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ج۲۶، ص ۵۶۳، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

ایک اِسْتِفْتاء میں تصحیح و تصدیق کی غرض سے چند آداب لکھ کر بھیجے گئے جن کی سرکارِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے تائید فرمائی، انہی آداب میں یہ بھی مذکور ہے: حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے، اس کے مُصَلّٰے (یعنی جائے نماز) پر پیر (پاؤں) نہ رکھے، مرشِد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔[1]

فَوَائِدُ الْفُوَاد میں ہے: حُضُور سیِّدی غوثُ الاعظم دستگیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر نے اپنی خانقاہ شریف کے باہر ایک شخص کو پڑا دیکھا جو انتہائی خستہ حال تھا اور اُس کے پاؤں ٹوٹے ہوئے تھے۔ اُس شخص نے دُعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کی، کل مجھ سمیت تین اَبدال ہَوا میں اُڑتے ہوئے جارہے تھے کہ آپ کی خانقاہ سے گزر ہوا، میرا ایک رفیق اَدَباً دائیں طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے گزر گیا، مجھ بد نصیب سے بے اَدَبی سرزد ہوگئی، میں خانقاہ شریف کے اُوپر اُڑ کر گزرا اور اس بے اَدَبی کی سزا میں دھڑام سے گر پڑا۔[2]

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے اَدَب محروم گشت از فضلِ ربّ

---

1 ...... فتاوٰی رَضَوِیہ، ج۲۶، ص۵۸۱

2 ...... فوائدُ الفُواد اَز ہَشت بہِشت، ص۱۷۴، شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور

(یعنی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اَدَب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے اَدَب فضلِ ربّ عَزَّوَجَلَّ سے محروم ہو کر دربدر ذلیل وخوار پھرتا ہے۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بُزرگوں کا بہت اَدَب کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ ربُّ الْعزّت کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اَولیاء رَحِمَہُمُ اللہ ہی کی بدولت چل رہی ہے۔

منگل کے دن کپڑا نہ کاٹا جائے

عرض: وہ کون سا دِن ہے جس دن کپڑے کی کٹائی (Cutting) نہیں کرنی چاہیے؟

ارشاد: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: منگل کے دن کپڑا قطع نہ کیا جائے، حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علیُ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”جو کپڑا منگل کے روز قطع کیا جائے، وہ جلے یا ڈوبے یا چوری ہو جائے۔“[1] منگل کے دن کپڑے کاٹنا شرعاً جائز ہے مگر واجب نہیں لہٰذا کپڑے سینے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی خدمت میں مشورہ ہے کہ منگل کے دن کپڑے کاٹنے سے اِجْتِناب کرتے ہوئے کسی اور دن

مـــــــدینہ

[1] ...... فتاویٰ رَضویہ، ج۲۲، ص۱۸۴

کاٹ لیں۔

مدنی مرکز کی اطاعت

عرض: بعض "ذِمہ دار" کہلانے والے اسلامی بھائیوں تک جب مَدَنی مرکز کی طرف سے کوئی حکمتِ عملی (Policy) پہنچتی ہے تو وہ اس طرح اپنے ماتحت ذِمہ داران کا ذہن بناتے ہیں کہ "ٹھیک ہے، مدنی مرکز نے صحیح کہا ہے، مگر ہمیں یہاں اپنے حالات کا پتا ہے، ہم تو یہاں وہی کریں گے جس کا ہمیں تجربہ ہے۔" ایسا کہنے والے ذِمہ دار اسلامی بھائیوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: ایسا کہنے والے ذِمہ دار یقیناً غیر ذِمہ دار ہیں۔ اگر بالفرض کسی علاقے میں کسی وجہ سے مدنی مرکز کی حکمتِ عملی (Policy) پر عمل کرنا ممکن نظر نہیں آتا تو اس علاقے کے ذِمّہ دار کو چاہیے کہ تنظیمی ترکیب کے مطابق مدنی مرکز کو اِعْتِماد میں لے لے اور مدنی مرکز جیسے اجازت دے اس کے مطابق عمل کرے۔ ہر ذِمہ دار کو اپنی مرضی سے کوئی حکمتِ عملی ترتیب دینے کے بجائے ہمیشہ تنظیمی ترکیب کے مطابق مدنی مرکز کی اِطاعت کرتے ہوئے چلنا چاہیے۔ اگر اس اُصول کے پابند رہیں گے تو آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام مضبوط ہو گا جبکہ من مانی یا خود

پسندی سے مدنی کام اِنْحِطاط کا شکار ہو جائے گا۔

لُقطہ کی تعریف اور اس کا حکم

عرض: لُقطہ کسے کہتے ہیں؟ نیز اگر کسی کی گری پڑی چیز مثلاً گھڑی وغیرہ پائی اور اُس کو اُٹھا لیا تو اب کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد: لُقطہ اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔[1] اگر کسی کی گری پڑی چیز مثلاً گھڑی وغیرہ پائی اور اُس کو اُٹھا لیا تو اب اس کی مختلف صورتیں ہیں چنانچہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ مالک کو نہ دونگا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے (غصب کرنے کی طرح ہے) اور اگر یہ ظنِّ غالب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔

---

[1] ...... فتاویٰ ھندیۃ، ج۲، ص۲۸۹، دار الفکر بیروت

لقطہ کو اپنے تَصَرُّف (استعمال) میں لانے کے لیے اُٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو برِیُٔ الذِّمّہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔ (1)

لقطہ مالک تک کیسے پہنچائے؟

عرض: لُقَطہ کو اُٹھانے کے بعد مالک کو کیسے تلاش کرے اور مالک نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد: اگر کسی نے لُقَطہ (گری پڑی چیز کو) اٹھالیا تو اب اس پر لازم ہے کہ بازاروں، شارِعِ عام اور لوگوں کے مجمعوں وغیرہ میں اتنے دنوں تک اعلان کرے کہ غالب گمان ہو جائے کہ اب اس کا مالک اسے تلاش نہ کرتا ہو گا۔ فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب عالمگیری میں ہے: مُلْتَقِط (گری پڑی چیز اٹھانے والے) پر بازاروں اور شارِعِ عام میں اتنے زمانے تک تشہیر لازم ہے کہ ظنِّ غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہو گا۔ یہ مدّت پوری ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر

---

(1) ...... بہارِ شریعت، ج ۲، ص ۴۷۴، ۴۷۳، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

صدقہ کر دے۔[1] مصارفِ خیر مثل مسجد اور مدرسہ اہل سنت و مطبع اہل سنت وغیرہ میں (بھی) صَرف ہو سکتا ہے[2] اور اٹھانے والا فقیر ہے تو مذکورہ مدت تک اعلان کے بعد خود اپنے استعمال میں بھی لا سکتا ہے۔[3]

صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو؟

عرض: لُقَطہ کو فقیر کے اپنے استعمال میں لانے یا صدقہ کرنے کے بعد مالک آ جائے تو پھر کیا کرے؟

ارشاد: لقطہ کے اپنے استعمال میں لانے یا کسی مسکین پر صدقہ کرنے کے بعد اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے صدقے کو جائز رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے اگر جائز رکھے گا تو ثواب پائے گا اور جائز نہ رکھے تو اگر وہ چیز موجود ہے اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہو گئی ہو تو اسے اختیار ہے کہ مُلْتَقِط سے تاوان لے یا مسکین سے، جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔[4]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دیگر کاموں کے لیے جہاں بہت سی مجالس بنائی گئی ہیں وہیں ایک مجلس بنام **"مجلس برائے گمشدہ سامان"** بھی ہے۔ سنتوں بھرے اجتماعات کے دوران لوگوں کی گمشدہ

مدینہ

1. ...... فتاوىٰ هندية، ج۲، ص۲۸۹، دار الفكر بيروت
2. ...... فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۵۶۳
3. ...... بہارِ شریعت، ج۲، ص۴۷۶
4. ...... فتاوىٰ هندية، ج۲، ص۲۸۹

اشیاء ملنے پر اسلامی بھائی وہاں جمع کرواتے ہیں پھر مالکان اپنی گمشدہ چیز کی علامات بتا کر وہاں سے وصول کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز میں بھی یہ مجالس قائم ہیں۔

بے قیمت چیز کے مالک کی تلاش

عرض: کیا بے قیمت چیز کا بھی مالک تلاش کرنا پڑے گا؟

ارشاد: ایسی معمولی چیز جس کے پھینک دینے کا عُرف ہو مثلاً رَسی یا لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ تو ایسی چیزوں کو اُٹھا کر اپنے استِعمال میں لا سکتے ہیں۔ حضرت علامہ ابنِ نُجَیم مصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کوئی ایسی چیز پائی جو بے قیمت ہے جیسے کھجور کی گٹھلی، اَنار کا چھلکا ایسی اشیاء میں اعلان کی حاجت نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے اِسے چھوڑ دینا اِباحت ہے کہ جو چاہے لے لے اور اپنے کام میں لائے اور یہ چھوڑنا تملیک (مالک بنانا) نہیں کہ مجہول (نامعلوم) کی طرف سے تملیک (مالک بنانا) صحیح نہیں لہٰذا وہ اب بھی مالک کی ملک میں باقی ہے اور (بعض فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللهُ السَّلَام یہ فرماتے ہیں کہ) یہ حکم اُس وقت ہے کہ وہ مُتَفَرَّق (مُنتشِر) ہوں اور اگر اِکٹھی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مالک نے کام کے لیے جمع کر رکھی ہیں لہٰذا محفوظ رکھے۔ [1]

مدینہ

1 ...... اَلْبَحْرُ الرَّائِق، ج۵، ص۲۵۶، مُلْتَقَطًا، کوئٹہ

چائے گردوں کے لیے مضر

عرض: سُنا ہے چائے نقصان دِہ ہے؟

ارشاد: جی ہاں! خُصُوصاً گردے کے مریضوں کو بچنا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اَلْمَلْفُوْظ میں فرماتے ہیں: "چائے گردے کے لئے مُضِر (یعنی نقصان دہ) ہے۔"[1] اس کا کثرت سے اِستعمال گُردے کے علاوہ کئی اور اَمراض کا سبب بھی بن سکتا ہے چنانچہ اَطِبّاء وحُکَماء بیان کرتے ہیں کہ چائے کے کثرتِ اِستِعمال کے باعث غشی، کَسَل (سُستی)، چڑچڑاپن، جَرَیان، کثرتِ اِحتلام، کَثْرتِ طَمْث (حیض کے خون کی کثرت)، بواسیر، خَفْقان (دل کی دھڑکن)، ضَغْطَۃُ الدَّم (خون کا زیادہ دباؤ) بلڈ پریشر اور خارِش جیسے اَمراض پیدا ہو جاتے ہیں۔[2] ہاں! اگر اس میں شکر، دُودھ، بالائی ملا لی جائے تو عُمدہ غذا بن جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات

عرض: دعوتِ اسلامی کی اِصطلاحات بِعَینہٖ استعمال کرنا ضروری ہے یا اپنے مُلک کی

مدینہ

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۵، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... کتابُ المُفْرَدات، ص ۲۰۶، باب المدینہ کراچی

زبان کے مطابق اِصطلاحات کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے مثلاً مجلسِ بیرون ممالک کے بجائے Foreign Affairs Committee؟

ارشاد: اصطِلاحات نام کی طرح ہوتی ہیں جس طرح ملک یا زبان بدلنے سے نام تبدیل نہیں ہوتا ایسے ہی اصطِلاحات بھی تبدیل نہیں ہوتیں مثلاً "**پاکستان**" یہ فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ہے "پاک سرزمین" مگر انگلینڈ اور دیگر ممالک والے بھی اسے "پاکستان" ہی کہتے ہیں" Holy Place" وغیرہ نہیں کہتے۔عرب والے بھی"پاکستان"ہی کہتے ہیں مگر اپنی لغت میں "پ" نہ ہونے کی بنا پر "ب" سے بدل کر "**باکستان**" کہتے ہیں۔اسی طرح قرآن کو قرآن، حدیث کو حدیث اور سُنّت کو سُنّت ہی کہا جاتا ہے۔

اِصْطِلاحات "کوڈ" ہوتا ہے اور "کوڈ" ہر زبان میں کوڈ ہی رہتا ہے اس لیے اپنی اصطلاحات کو حَتَّی الْمَقْدور نہ بدلا جائے۔

حلال اور حرام جانوروں میں حکمت

عرض: بعض جانور حلال ہیں اور بعض حرام ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟

ارشاد: انسان جو غذا کھاتا ہے وہ اس کا جُزوِ بدن بن جاتی ہے اور اس کے اخلاق وعادات میں اس کے اَثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ شریعتِ مُطَہَّرہ نے بعض

جانوروں کو حرام فرما کر ان کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے تاکہ ان جانوروں میں پائی جانے والی مذموم صِفات انسان میں پیدا نہ ہوں۔ چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گوشت یا جو کچھ غذا کھائی جاتی ہے وہ جُزوِ بدن ہو جاتی ہے اور اس کے اَثرات ظاہِر ہوتے ہیں اور چونکہ بعض جانوروں میں مذموم صِفات پائے جاتے ہیں ان جانوروں کے کھانے میں اندیشہ ہے کہ اِنسان بھی ان بُری صفتوں کے ساتھ مُتَّصِف ہو جائے لہٰذا انسان کو ان کے کھانے سے منع کیا گیا۔ (1)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔ سؤر کھانا شریعت نے اسی لے حرام فرمادیا کہ اس سے بے غیرتی پیدا ہوتی ہے کیونکہ سؤر بے غیرت جانور ہے اور سؤر کھانے والی قومیں بھی بے غیرت ہوتی ہیں جس کا تجربہ ہو رہا ہے اگر چیتے یا شیر کی چربی کھائی جائے تو دل میں سختی اور بربریت پیدا ہوتی ہے چیتے اور شیر کی کھال پر بیٹھنا اسی لئے منع ہے کہ اس سے غرور پیدا ہوتا ہے، غرضیکہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے تو اگر کافروں کی

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ج۳، ص ۳۲۳

طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک ثابت ہو گی اس لئے حدیثِ پاک میں آیا ہے: ”مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ[1] جو کسی دوسری قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ ان میں سے ہے۔“[2]

جانوروں کی کھال پر بیٹھنے کی تاثیر

عرض: کیا جانوروں کی کھال پر بیٹھنے سے بھی انسان کی طبیعت پر اثر ہوتا ہے؟

ارشاد: جی ہاں! گوشت کی طرح ان کی کھال پر بیٹھنے کی بھی تاثیر ہوتی ہے اسی لیے ”حدیثِ پاک میں درندوں کی کھال کے بنے ہوئے بچھونے استعمال کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔“[3] نیز آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چیتے کی کھال کی زین پر سُوار ہونے سے بھی منع فرمایا ہے۔[4]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس زمانہ میں مُتکبِّر لوگ فخر کے طور پر چیتے کی کھال کی زین گھوڑے پر

1. معجمِ اَوسَط، ج۲، ص۱۵۱، حدیث ۸۳۲۷، دار الفکر بیروت
2. اسلامی زندگی، ص۸۶، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3. تِرمِذی، ج۳، ص۲۹۹، حدیث ۱۷۷۷، دار الفکر بیروت
4. مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزَّاق، ج۱، ص۵۴، حدیث ۲۲۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے **اللہ** اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

ڈال کر سوار ہوتے تھے یہ طریقہ متکبِّر ہی کا تھا، نیز چیتے اور شیر کی کھال پر سواری دل میں تکبُّر اور سختی پیدا کرتی ہے اس لیے اس سے منع فرمادیا گیا۔[(1)]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درندوں کی کھال کے بنے ہوئے بچھونے وغیرہ استعمال کرنے سے اجتناب کیجیے کہ یہ متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ اگر کھال استعمال کرنی ہی ہے تو بکری اور مینڈھے کی کھال استعمال کیجیے کہ اس سے مزاج میں نرمی اور عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1360 صَفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** (جلد اوّل) صَفْحَہ 402 پر ہے: "درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو (خشک کرکے تیار کر لی گئی ہو)، نہ اس پر بیٹھنا چاہیے، نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبُّر پیدا ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور اِنکِسار پیدا ہوتا ہے۔"

دل کا خون صاف کیے بغیر سالن میں ڈالنا

عرض: مُرغی کے دِل کا خون صاف کیے بغیر سالن میں ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

---

1 ...... مِرْآۃُ المناجیح، ج۵، ص۵۰۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

ارشاد: مُرغی کا دل پکانا ہو تو اسے ثابت نہ پکایئے بلکہ لمبائی میں چار چِیرے لگا کر پہلے خون کو اچھّی طرح دھو کر اسے صاف کر لیجیے پھر سالن میں ڈالیے۔

ذبیحہ کے دِل کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

عرض: کیا دِل کا خون ناپاک ہے؟

ارشاد: اس میں عُلما کا اختِلاف ہے یعنی بعض فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام ذبیحہ کے دل کے خون کو پاک کہتے ہیں جبکہ بعض کے نزدیک یہ ناپاک ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن دونوں طرف کے اَقوال نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "اور ظاہر ہے نَجاست مُثْبِتِ حُرمَت ہے اور طہارت مُفیدِ حِلّت نہیں۔"[1] یعنی یہ طے ہے کہ ہر ناپاک چیز کا کھانا حرام ہے مگر ہر پاک چیز کا کھانا حلال بھی نہیں۔

بَہَر حال مسئلہ مختَلَف فِیْہ ہے اور اختِلاف دِل کے خون کے پاک ہونے اور نہ ہونے میں ہے لٰہذا اگر کوئی سالِم دل سالن میں پکالے تو اُس سالن کو ناپاک نہ کہا جائے مگر ذبیحہ کا خونِ دل ہر گز کھایا بھی نہ جائے بلکہ دل میں

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ج۲۰، ص۲۳۷

پکے ہوئے سیاہ رنگ کے خون کو نکال دیا جائے۔

عرض: کپُورے کھانا کیسا ہے؟

ارشاد: کپُورے کھانا مکروہِ تحریمی ہے۔ اسے خُصیَہ، فَوطہ یا بَیضَہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بکرے، بیل وغیرہ نر (یعنی مُذکّر) میں نُمایاں ہوتے ہیں۔ مُرغے کا پیٹ کھول کر آنتیں ہٹائیں تو پیٹھ کی اندرونی سطح پر انڈے کی طرح سفید دو چھوٹے چھوٹے بیج نظر آئیں گے یہی کپُورے ہیں، ان کو نکال دیجیے۔ افسوس! مسلمانوں کے بعض ہوٹلوں میں دل، کلیجی کے علاوہ بیل، بکرے کے کپُورے بھی توے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں۔ غالِباً ہوٹل کی زَبان میں اس ڈِش کو ''کَٹا کَٹ'' کہا جاتا ہے۔ شاید اس کو ''کَٹا کَٹ'' اِس لیے کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دِل یا کپُورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بُھونتے ہیں اِس سے ''کَٹا کَٹ'' کی آواز گونجتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاوٰی رضویہ جلد 20 صفحہ 240 پر جہاں حلال جانور کے وہ 22 اَجزاء بیان فرمائے ہیں جن کا کھانا حرام یا ممنوع یا

مکروہ ہے ان میں سے ایک بَیضے (یعنی خصیے یا کپورے) کو بھی شمار کیا ہے۔[1]

موٹاپا کم کرنے کے چند علاج

عرض: موٹاپا کم کرنے کا عِلاج تجویز فرما دیجیے۔

ارشاد: موٹاپا کم کرنے کے لیے گھی، تیل اور چِکنائی والی چیزوں کے استعمال سے اجتناب کیجیے کہ عموماً یہی چیزیں موٹاپے کا باعث بنتی ہیں۔ سبزیوں کا کثرت سے استِعمال کیجیے مگر یہ صِرف پانی میں اُبلی ہوئی ہوں یا ایک فرد کے لیے صِرف چائے کی ایک چمچ ”زَیت“ یعنی زیتون شریف کا تیل ڈال کر پکائی گئی ہوں، مِرچ مَصالحہ اور ہلدی ڈالنے میں حَرَج نہیں، مذکورہ طریقے پر بنی ہوئی سَبزی کے استعمال سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ موٹاپا دُور ہو جائے گا۔

جب بھی کھانا کھائیں تو سنّت کے مطابق ایک پاؤں کھڑا کر کے اور دوسرا بچھا کر کھائیں کہ چار زانو (آلتی پالتی مار کر) کھانے کے عادی کا موٹاپا بڑھتا اور توند نِکل آتی ہے۔ کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے بچیے کہ اس سے بدن پھولتا، وزن بڑھتا اور موٹاپا آتا ہے۔

مدینہ

1 ...... مزید تفصیل جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ سنت“ کے صَفْحہ 583 تا 586 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکَرہ)

موٹاپا کم کرنے کے لیے ہر روز تین عدد اَنجیر کھانے کا معمول بنا لیجیے کہ اَنجیر موٹے پیٹ کو چھوٹا کرتا اور موٹاپا دُور کرتا ہے۔ موٹاپے کا سب سے بہترین عِلاج اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تجویز فرمودہ ہے اور وہ یہ کہ ''بھوک کے تین حصّے کر لیے جائیں ایک حصّہ غذا، ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ سانس کے لیے۔''[1] اگر بیان کردہ احتِیاطوں پر عمل کیا جائے اور کھانے میں حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ طریقہ اپنا لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کبھی بدن موٹا ہو گا اور نہ ہی کبھی گیس، بادی، پیٹ میں گڑ بڑ اور قَبْض وغیرہ کا عارِضہ مگر ہائے! لذّت خور نَفْس کی حیلہ بازیاں۔[2]

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے (حدائقِ بخشش)

❀❀❀❀❀

---

1 ...... شُعَبُ الایمان، ج۵، ص۲۸، حدیث ۵۶۵۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... مزید تفصیل جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''فیضانِ سنت'' کے صَفْحَہ 719 تا 721 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ)

فہرس

❀❀❀❀❀

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیت ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-450-9
0125160
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net